5 بچوں کی نگہداشت اور نشوونما کا تعارف

(INTRODUCTION TO CHILD CARE AND DEVELOPMENT)

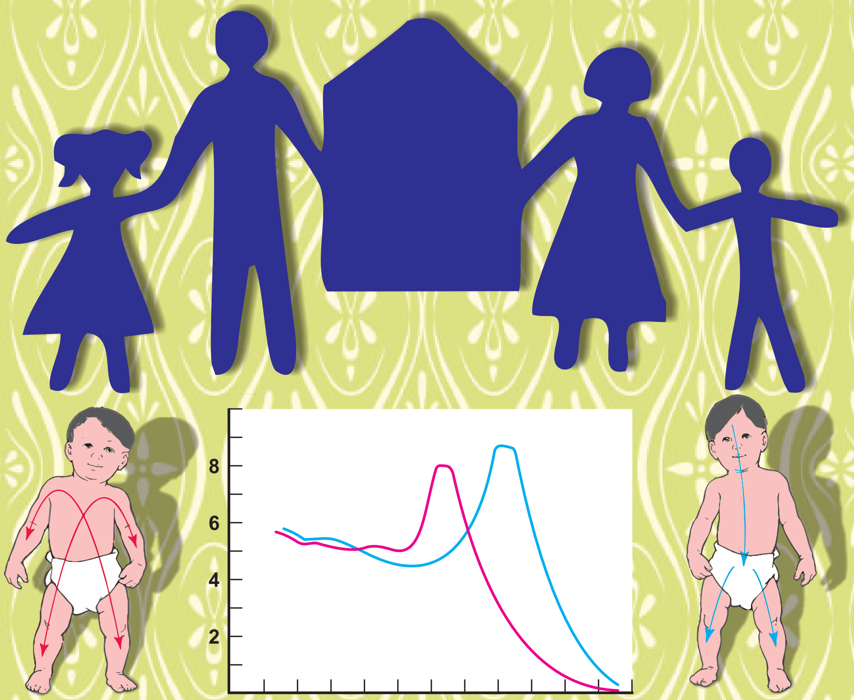

عنوانات (Contents)

5.1 انسانی نشوونما کے معنی اور تعریف
5.2 انسانی نشوونما کے مطالعہ کی اہمیت
5.3 انسانی نشوونما کے اصول

طلبہ کے سیکھنے کے ماحصل (Students' Learning Outcomes)

ان عنوانات کو پڑھنے کے بعد طلبہ اس قابل ہوں گے کہ وہ

- نشوونما کی تعریف کرسکیں۔
- انسانی نشوونما کی تعریف کرسکیں۔
- انسانی نشوونما کے مطالعہ کی اہمیت بیان کرسکیں۔
- انسانی نشوونما کے پہلوؤں کو جان سکیں۔
- نشوونما کے مختلف ادوار کے اہلیتی کاموں کو جان سکیں۔
- نشوونما پر اثر انداز ہونے والے عوامل کی شناخت کرسکیں۔
- انسانی نشوونما پر وراثت اور ماحول کے اثرات کا جائزہ لے سکیں۔
- انسانی صحت و بہبود پر مناسب نشوونما کے اثرات بیان کرسکیں۔
- نشو اور نمو میں فرق کرسکیں۔
- انسانی نشوونما کے اصول بیان کرسکیں۔

5.1 انسانی نشو و نما کے معنی اور تعریف (MEANING AND DEFINITION OF HUMAN DEVELOPMENT)

5.1.1 نشو و نما کی تعریف:(Definition of Growth and Development)

انسانی زندگی کی ابتدا سے لے کر موت تک جسم میں مختلف تبدیلیاں رونما ہوتی رہتی ہیں ۔ یہ تبدیلیاں حیاتیاتی، معاشرتی اور نفسیاتی نوعیت کی ہوتی ہیں ۔ ان تبدیلیوں کو نشو و نما کا نام دیا جاتا ہے۔ نشو و نما دراصل دو الفاظ نشو (Development) اور نمو (Growth) کا مجموعہ ہے جس کو کبھی بھی جدا نہیں کیا جا سکتا۔

نشو (Development) کی اصطلاح افعال کی تبدیلی سے متعلق ہوتی ہے ۔ یہ انسانی جسم کی ایسی تبدیلیاں ہیں جن سے کام کرنے کی صلاحیت میں اضافہ ہوتا ہے مثلاً ہڈیوں اور عضلات کی مضبوطی، چلنے پھرنے اور دوڑنے کی طاقت وغیرہ ۔ یہ تبدیلیاں ظاہری اور اہلیتی ہوتی ہیں ۔

نمو (Growth) کی اصطلاح روایتی طور پر جسمانی اور عضویاتی تبدیلیوں سے متعلق ہے ۔ جو عمر کے مختلف ادوار میں رونما ہوتی ہیں اور زندگی کے ابتدائی سالوں سے نو بلوغت کے دور تک ظہور پذیر ہوتی ہیں جن میں نئے خلیات کی تعمیر اور جسمانی افزائش شامل ہے اور ان کی پیمائش بھی ممکن ہے۔

5.1.2 انسانی نشو و نما کی تعریف (Definition of Human Development)

طبعی عمر میں اضافے کے ساتھ ساتھ کسی فرد کے قد و قامت، جسامت اور ڈھانچے میں مرحلہ وار اور خاص مناسبت سے جو تبدیلیاں آتی ہیں وہ ''انسانی نشو و نما'' کہلاتی ہیں ۔ انسان میں وقت گزرنے کے ساتھ دو اقسام کی تبدیلیاں رونما ہوتی ہیں ۔ انسانی نشو و نما کے مطالعہ میں انہی دونوں تبدیلیوں کو فوقیت دی جاتی ہے۔

1- ظاہری یا مقداری تبدیلیاں (Quantitative Changes)

ان تبدیلیوں سے مراد جسم کے ڈھانچے کی بیرونی و اندرونی ایسی تبدیلیوں سے ہے۔ جن کو رونما یا ظاہر ہوتا ہوا آنکھ محسوس کر لیتی ہے۔ مثلاً وزن، جسامت اور سائز وغیرہ۔ نشو و نما کی یہ تبدیلیاں جسمانی ڈھانچے، گوشت پوست، ہڈیوں، بالوں، دانتوں حتیٰ کہ اندرونی اعضا مثلاً دماغ، دل اور معدے وغیرہ کے سائز، وزن اور تعداد یا مقدار میں اضافے اور تبدیلیوں کا باعث ہوتی ہیں ۔

2- اہلیتی یا خواصی تبدیلیاں (Qualitative Changes)

ان تبدیلیوں سے مراد ایسی تبدیلیوں سے ہے جس سے انسان میں اہلیتیں، صلاحیتیں اور ہنر کے خواص پیدا ہونے لگتے ہیں جو عمل کے بغیر ظاہر نہیں ہوتے مثلاً چلنا پھرنا، دوڑنا، انگلیوں کے عضلات سے کام لینا وغیرہ۔ ظاہری / مقداری اور اہلیتی تبدیلیاں ایک دوسرے پر

انحصار کرتی ہیں اور لازم و ملزوم ہیں۔ مثلاً جوں جوں بچے کے جسمانی ڈھانچے میں مقداری تبدیلیاں پیدا ہوتی ہیں اور اعضا، بڑھتے اور پھلتے پھُولتے ہیں بچے میں مختلف طرح کی جسمانی اور ذہنی اہلیتیں اور خواص پیدا ہونے لگتے ہیں اور بالغ ہونے تک وہ مکمل طور پر خود مختار ہو جاتا ہے اور زندگی کے ہر ممکن کام کرنے، سمجھنے اور سمجھانے کے قابل ہو جاتا ہے۔ یوں مقداری تبدیلیاں، اہلیتی تبدیلیوں کا باعث بنتی ہیں جن کو کسی طرح بھی الگ نہیں کیا جاسکتا۔

5.2 انسانی نشوونما کے مطالعہ کی اہمیت (SIGNIFICANCE OF STUDYING HUMAN DEVELOPMENT)

انسانی نشوونما ایک سائنسی علم ہے جو فرد کی شخصیت کے مختلف پہلوؤں میں پختگی اور نشوونما کے متعلق معلومات فراہم کرتا ہے۔ انسانی نشوونما کے مطالعہ کی اہمیت کے چند نکات درج ذیل ہیں۔

1۔ ماہرین نفسیات سائنسی مطالعہ کے ذریعے بچوں کی نشوونما کے مختلف ادوار کا پتہ چلاتے ہیں اور ان ادوار میں بچوں کے مختلف مشاغل کا آپس میں تعلق بیان کرتے ہیں۔ ان ادوار میں ان کی خصوصیات اور ضروریات کی نشاندہی کرتے ہیں۔

2۔ اوسط بچے کی نشوونما کے نارمل مراحل اور علامات کے بارے میں معلومات فراہم ہوتی ہیں۔ جس کا بڑا فائدہ یہ ہوتا ہے کہ عمر کے خاص حصوں میں جب ان کی خصوصی علامات ظاہر نہیں ہوتیں تو اس امر کا اندازہ ہو جاتا ہے کہ بچہ عام بچوں سے پیچھے ہے یا اگر علامات مقررہ وقت سے پہلے نمودار ہونے لگیں تو بچہ اپنی عمر کے عام بچوں سے زیادہ تیز ہے

3۔ بچے کے اپنی عمر کے نارمل بچوں سے پیچھے رہ جانے کی صورت میں والدین کو جو تشویش لاحق ہوتی ہے۔ وہ وجوہات کے تجسس کو جنم دیتی ہے اور وجوہات کا علم ہونے کی صورت میں انہیں دور کرنے کے طریقوں کی تلاش اور ان کا اطلاق بچے کو نارمل راستے پر لانے میں معاون ہوتے ہیں۔ جس سے فرد، گھر اور معاشرے کو مضبوطی عطا ہوتی ہے۔

4۔ نشوونما کے متعدد مراحل ہوتے ہیں اور ہر مرحلے کی مخصوص قسم کی جسمانی، ذہنی اور جذباتی تبدیلیاں ہوتی ہیں جن کو قبول کرنے کا ردِعمل مختلف بچوں میں مختلف ہوتا ہے اور یہ تبدیلیاں بچوں کی نفسیات پر گہرے اثرات چھوڑتی ہیں۔ والدین کا بچوں کی عمر کے مختلف حصوں میں ان تبدیلیوں کے بارے میں علم بچوں کی پریشانی دور کر کے انہیں رہنمائی اور سکون دینے کا باعث ہو سکتا ہے مثلاً سنِ بلوغ کے دوران لڑکیوں اور لڑکوں کی جنسی تبدیلیاں وغیرہ۔

- نوزائیدہ بچے میں کچھ کرنے یا سمجھنے کی اہلیت نہیں ہوتی لیکن جوں جوں وہ بڑا ہوتا ہے اس کی عمر کے مطابق نشوونما کی تبدیلیوں سے اس میں اہلیتیں بھی بڑھتی جاتی ہیں۔ اگر والدین کو عمر کے مطابق بچے کی ذہنی اور جسمانی اہلیتوں کا صحیح علم ہو تو وہ بچے سے

اس کی بساط سے زیادہ توقعات نہیں رکھتے اور انہیں بچے کے اہلیتی کاموں (Developmental Tasks) سے آگاہی ہوتی ہے کیونکہ عمر کے کسی حصے میں ان کاموں میں کامیابی بچے کی زندگی میں خوشی اور خوداعتمادی پیدا کرتی ہے۔ جبکہ ان کاموں میں ناکامی ان کو مایوس اور حوصلہ شکن کرتی ہے جو آئندہ زندگی میں مشکلات پیدا کرنے کا باعث بنتی ہے اور بچے کی زندگی میں خلا پیدا کردیتی ہے جس سے بچے میں احساس کمتری اور زندگی میں ناکام ہستی ہونے کا احساس پیدا ہوجاتا ہے۔

- بچوں کی عمر کے مطابق ان کی ضروریات کا احساس رہتا ہے۔ جنہیں وقت پر پورا کرنے سے بچے کی شخصیت میں خوداعتمادی اور ٹھوس پن پیدا ہوتا ہے۔ اس سے بچوں کی صلاحیتوں میں اضافہ ہوتا ہے اور وہ نفسیاتی مسائل کا شکار ہونے سے بچ جاتے ہیں۔ نشوونما کے دوران بچے تبدیلیوں سے پیدا ہونے والی صلاحیتوں کا استعمال اپنے اپنے انداز میں کرنے لگتے ہیں۔ جس سے ان کے رجحان کا بخوبی اندازہ لگایا جا سکتا ہے اور مستقبل کے لیے ان کے رجحان اور دلچسپی کے مطابق ان کی پیشہ وارانہ صلاحیتوں کو اجاگر کرنے میں ان کی رہنمائی کی جاسکتی ہے۔ تاکہ وہ کامیاب شخصیت بن کر زندگی بسر کرسکیں۔
- پختگی (Maturity) نشوونما کی تکمیلی حد ہوتی ہے جہاں پر آ کر نشوونما مکمل ہوجاتی ہے۔ نشوونما کے سلسلے میں درج ذیل چار امور اہمیت کے حامل ہیں۔

(1) جسم کے مختلف اعضا اور حصوں کی نشوونما کی اپنی اپنی رفتار ہوتی ہے مثلاً چھوٹے بچوں کے پاؤں جسم کے باقی حصوں کی نسبت غیر متناسب طور پر جلدی بڑھ جاتے ہیں۔ قبل از ولادت بچے کا سر سب سے زیادہ نشوونما پاتا ہے۔ اور نوزائیدہ بچے کا سر جسم کے باقی حصوں کے تناسب سے بڑا ہوتا ہے۔

(2) ہر عضو کی نشوونما کی اپنی اپنی علامتیں اور تکمیلی حد ہوتی ہے جسم کے ہر عضو اور حصے کی زیادہ تر نشوونما ابتدائی زندگی میں ہی ہوجاتی ہے لیکن پھر بھی ہر عضو کی نشوونما کی اپنی اپنی علامتیں اور تکمیل کا اپنا وقت ہوتا ہے مثلاً جسمانی قد زیادہ سے زیادہ 25۔26 سال تک بڑھتا رہتا ہے۔ دماغ اور ذہن کی نشوونما تقریباً 18 سال کی عمر تک اور جنسی نشوونما سنِ بلوغت میں مکمل ہوجاتی ہے۔

(3) نشوونما کی تبدیلیوں میں بیک وقت چند رونما اور چند رو پذیر ہورہی ہوتی ہیں۔ نشوونما کے دوران جو اہم تبدیلیاں رونما ہوتی ہیں ان میں چند نمایاں تبدیلیوں میں بچے کی جسامت، سائز اور قد میں اضافہ، ذہنی تبدیلیاں (جو بچے کی عقل، بولنے، سمجھنے اور سمجھانے کی اہلیتوں سے ظاہر ہوتی ہیں)، پیدائشی بالوں کا از خود غائب ہوکر نئے بالوں کا اُگنا، دودھ کے دانت نکلنا، گرنا اور مستقل دانت نکلنا وغیرہ شامل ہیں۔ اس لحاظ سے یہ تبدیلیاں دو طرح کی ہوتی ہیں۔ یعنی چند رُونما (Evolution) اور چند رُو پذیر (Inevolution) ہورہی ہوتی ہیں یہ دونوں تبدیلیاں بیک وقت ایک دوسرے کے ساتھ ساتھ چلتی ہیں۔ عمر کے ہر حصے میں کسی تبدیلی کی ابتدا ہورہی ہوتی ہے اور کوئی اپنے عروج پر ہوتی ہیں۔

(4) ہر بچے کی نشوونما کی رفتار منفرد ہوتی ہے۔ بعض بچے جسمانی، ذہنی یا کسی اور لحاظ سے اپنی عمر کے بچوں کی نسبت زیادہ تیز رفتاری (Fast rate) سے نشوونما پا رہے ہوتے ہیں۔ کچھ بچوں کی نشوونما کی رفتار اوسط (Average rate) اور کچھ بچوں کی نشوونما کی رفتار سُست (Slow rate) ہوتی ہے جو اکثر والدین کے لیے پریشانی کا باعث ہوتی ہے۔ یہ رفتار، وراثت، ماحول اور تجربات کے زیر اثر ہوتی ہے۔

5.2.1 انسانی نشوونما کے پہلو (ASPECTS OF HUMAN DEVELOPMENT)

انسانی نشوونما ایک مسلسل عمل ہے جس میں انسانی جسم کے اعضاء اپنی اپنی رفتار سے پختگی (Maturity) تک پہنچتے ہیں۔ انسانی نشوونما کے مندرجہ ذیل دو پہلو نہایت اہم ہیں۔ مثلاً

(i) نشوونما کی سمت سر سے پاؤں کی جانب (Cephalocaudal)

انسانی نشوونما کی سمت سر سے پاؤں کی جانب ہوتی ہے۔ دماغ اور عصبی نظام کی نشوونما پہلے ہوتی ہے پھر نچلے دھڑ کی نشوونما ہوتی ہے کیونکہ دماغ ہی تمام رویوں اور اعضاء میں باقاعدگی و ربط پیدا کرتا ہے۔ پیدائش کے بعد سب سے پہلے بچہ اپنے سر کو کنٹرول کرتا ہے اس کے ساتھ ہی اپنی آنکھوں اور منہ پر قابو پاتا ہے اور ان کی حرکات و سکنات پر عبور حاصل کرتا ہے پھر گردن سنبھالتا ہے اور سب سے آخر میں پاؤں سے چلنا سیکھتا ہے۔ شیر خوار بچہ پہلے گردن اور سر مختلف سمتوں میں گھماتا ہے اور کھڑے ہونے سے قبل بیٹھنا سیکھتا ہے۔ چلنے سے قبل فرش پر رینگتا (Crawl) ہے۔

(ii) نشوونما کی سمت درمیان سے باہر کی جانب (Proximodistal)

اس اصول کے مطابق جسمانی نشوونما کی سمت کا تعین ہوتا ہے۔ حرکات کی پختگی جسم کے درمیانی یا مرکزی حصے سے باہر اعضاء کی جانب ہوتی ہے۔ پہلے بچہ اپنے دھڑ پر قابو پاتا ہے، اپنے پاؤں کو ہلاتا ہے، پھر ہاتھ اور آخر میں انگلیوں پر مہارت حاصل کرتا ہے۔ اس طرح شیر خوار بچہ پہلے اپنی ٹانگوں پر پھر پاؤں پر اور آخر میں انگلیوں کو کنٹرول کرنا سیکھتا ہے۔

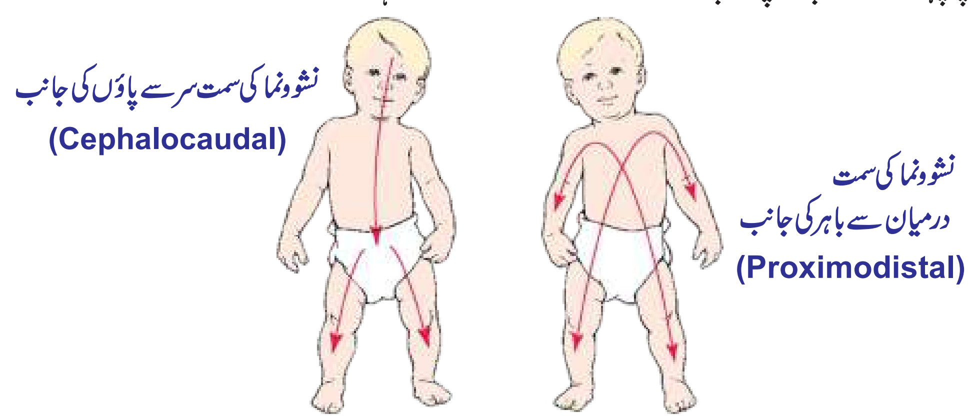

5.2.2 نشوونما کے مختلف ادوار کے اہلیتی کام (Developmental Tasks of Different Stages)

نشوونما ایک تربیت وار اور مرحلہ وار تبدیلیوں کا عمل ہے جو رفتہ رفتہ پختگی کی جانب گامزن رہتا ہے۔ زندگی کے مختلف مراحل مثلاً شیر خوارگی، بچپن اور جوانی کے مخصوص تقاضے ہوتے ہیں جن کا پورا کرنا ہر فرد کے لیے لازم ہے۔ انہیں ''ارتقائی اہلیت'' کا نام بھی دیا جاتا ہے۔ یہ ایسے ناگزیر اور ضروری امور ہیں جن کے عمل میں کامیابی وحصول مستقبل کی زندگی میں کامیابیوں اور مطابقت کے لیے نہایت اہم ہے۔ کسی بھی مرحلے پر ان تقاضوں میں ناکامی نشوونما کے اگلے مرحلے میں دشواری پیدا کرسکتی ہے اور بچہ اپنے ہم عصروں سے زندگی میں پیچھے رہ جاتا ہے۔ خاندان اور معاشرے میں ہر فرد سے وابستہ توقعات وقت اور عمر کے ساتھ ساتھ تبدیل ہوتی رہتی ہیں۔ کسی بھی فرد کی کامیابی کا انحصار اس بات پر ہے کہ وہ اپنی عمر کے مطابق خاندان اور معاشرے کی مقرر کردہ ذمہ داریوں سے خوش اسلوبی سے عہدہ برآ ہو تاکہ آئندہ زندگی میں اطمینان اور خوشگواری سے معاشرے میں مقبولیت حاصل کر سکے۔

نشوونما کے مختلف ادوار کے اہلیتی کام

شیر خوارگی پیدائش سے اڑھائی سال تک	ابتدائی بچپن (قبل از سکول) ڈھائی سال سے پانچ سال تک	درمیانی بچپن چھ سال سے بارہ سال تک
1- جسمانی توازن کا حصول، سونے اور جاگنے کے اوقات میں توازن	آرام اور کھیل میں توازن رکھنا اور مشاغل میں خوشدلی سے شریک ہونا	اپنی عمر کے مطابق جسمانی مہارتوں پر عبور ہونا، سائیکل چلانا، گیند سے کھیلنا، درختوں پر چڑھنا وغیرہ
2- دودھ اور ٹھوس غذا کا اپنی عمر کے مطابق کھانا پینا سیکھنا اور نئی غذاؤں سے مانوس ہونا	نئے نئے کھانوں اور ذائقوں کو قبول کرنا اور کھانا کھانے کے آداب سیکھنا	کھانا کھانے کی بہتر عادات اپنانا، روپے پیسے کا صحیح استعمال کرنا، اپنی ضروریات پوری کرنے کے لیے جیب خرچ کا درست استعمال کرنا
3- بول و براز (Toilet Training) کی تربیت واوقات سیکھنا۔	لباس تبدیل کرنا سیکھنا، بول و براز پر مکمل کنٹرول حاصل کرنا، وقت اور جگہ کو سمجھنا۔	جنس کے لحاظ سے متوقع کردار کو سمجھنا، جسمانی تبدیلیوں سے آگاہ ہونا، لڑکے اور لڑکی کے کردار کو اپنانا۔
4- جسمانی تنظیم اور استعمال سیکھنا، رینگنا (Crawl)، چلنے اور دوڑنے میں مہارت حاصل کرنا	عضلاتی اہلیتیں اور مہارتیں حاصل کرنا مثلاً دوڑنا، چڑھنا، کودنا، جھولا جھولنا، گیند پھینکنا و پکڑنا۔	لکھنے پڑھنے، حساب و سائنس کی تعلیم میں مہارت حاصل کرنا، تعلیم کی اہمیت سمجھنا۔
5- بچوں میں صحیح اور غلط کا شعور پیدا کرنا اور بڑوں کا حکم ماننا	کچھ فیصلے خود کرنا، چھوٹے چھوٹے کاموں کی ابتدا کرنا، ضمیر کی آواز سمجھنا	گھریلو ذمہ داریوں میں ہاتھ بٹانا، گھریلو مسائل کو سمجھنا، اپنی ضروریات کو جائز طریقے سے پورا کرنا
6- محبت و شفقت حاصل کرنا اور دوسروں پر بھروسہ کرنا سیکھنا	اپنے جذبات کا اظہار سیکھنا، غصہ، محبت، ہمدردی، خوشی و پریشانی کے جذبات کا موقع کے مطابق اظہار کرنا	خواہشات و جذبات پر قابو رکھنا سیکھنا، موقع کے مطابق جذبات کا اظہار کرنا، پریشانی میں بڑوں سے مشورہ کرنا، اپنے مسائل خود حل کرنے کی کوشش کرنا

7- گفتگواورزبان پردسترس وسلیقہ حاصل کرنا	بامعنی بات چیت و گفتگو کرنا سیکھنا، خوداعتمادی سے اپنے تجسس کی تشفی کے لیے سوالات کرنا	ہم عمر دوستوں اور بڑوں کے ساتھ تعلقات رکھنے کے آداب سیکھنا،حقوق وفرائض میں امتیاز کرنا، دوست بنانا،دوستی کے تقاضے پورے کرنااوردوستی نبھانا۔
8-اپنی ذات کی شناخت کرنا سیکھنا، خوداختیاری سیکھنا	اپنے والدین اور ماحول کو سمجھنا، ذات کی شناخت اوراپنی جنس کی پہچان کرنا	ذات میں خود اعتمادی اور عزت نفس پیدا کرنا، اپنی انفرادیت قائم کرنا، معاشرے کی قابل قبول شخصیت بننے کے لیے اپنے آپ میں پسندیدہ عادات پیدا کرنا۔
9-رابطہ پیدا کرنا،خوداعتمادی سیکھنا	والدین کے علاوہ دوسرے افراد سے بھی رابطہ پیدا کرنا،خوداعتمادی سے دوسروں کی ہدایات کوسن کرعمل کرنا سیکھنا	گھراورسکول کے افراد سے وفاداری اورمحبت کا جذبہ اپنانا۔

نو بلوغت کا دور(13 سے 19 سال)	نوجوانی کا دور(20 سے 40 سال)
1- قدوقامت اورافعال واہلیت کے نئے تقاضوں کوسمجھنااوران سے مطابقت پیدا کرنا،سن بلوغت کی جسمانی تبدیلیوں کوسمجھنااورقبول کرنا	قوت وتوانائی اورتخلیقی صلاحیتوں سے بھرپور فائدہ اٹھانااورزیادہ محنت کرنا
2-اپنی حیثیت کے مطابق اپنے ذرائع وضروریات کی حد بندی کرنا، رقم کا ضائع نہ کرنا،روپے پیسے کی اہمیت سمجھنا،بچت کرنا سیکھنا	اپنی پسنداوررجحان کے مطابق روزگار کے جائز طریقے اختیار کرنا
3-لڑکی یالڑکا ہونے کے کردارکوقبول کرنااورمعاشرتی طور پرتسلی بخش ذمہ داریاں نبھانا	اپنے کنبے اور بچوں کے لیے کارآمد منصوبہ بندی کرنا اور ان کی جائز ضروریات پوری کرنا
4- مستقبل میں روزگار اختیار کرنے کے بارے میں فیصلہ کرنا والدین،اساتذہ اوردیگرافراد سے رہنمائی حاصل کرنا۔	آمدنی اورحیثیت میں اضافے کی کوشش کرنا، اپنے علم اور معلومات میں اضافے کے لیے تگ ودو کرنا
5-زندگی کے مسائل اوروالدین پر انحصاری سے باہر نکلنے کی کوشش کرنا	اپنے گھر اور کام کاج کی ذمہ داریوں میں توازن قائم کرکے اسے احسن طریقے سے پورا کرنا
6-والدین واساتذہ کی عزت وتکریم کرنا، اپنے غصے،سرکشی اور بحث ومباحثے کی عادت پرقابو پانا	رفیق حیات اور دیگر رشتہ داروں سے تعلقات مثبت اورخوشگوار بنانے کی خصوصی کوشش کرنا
7-رشتہ داروں، ہم عصروں، ہمسایوں اوردیگرافراد سے تعلقات بنانا اورنبھانا، اپنے ہم عمروں کے ساتھ مناسب سلوک روارکھنا	رفیق حیات کا دانشمندانہ انتخاب کرنااورگھریلو ذمہ داریاں نبھانا
8-زندگی کے اچھے بُرے کی تمیز کرنا، بری عادات سے بچنا، پسندیدہ عادات اپنانا، اپنے فیصلے خود کرنا	بُری عادات سے بچنے کی کوشش کرنااوراچھی عادات اپنانا
9-شادی اورازدواجی ذمہ داریوں کی اہلیت پیدا کرنا،لڑکوں میں کمانے کی اہلیت کا ہونااورلڑکیوں کا گھرداری میں مہارت حاصل کرنا	رشتہ داروں اورسسرالی رشتہ داروں سے اچھے تعلقات قائم کرنا،کام کاج کی مہارت حاصل کرنا۔

5.2.3 نشوونما پر اثر انداز ہونے والے عوامل
(Factors Affecting Growth and Development)

ہر جاندار کی نشوونما کا ایک مخصوص انداز ہوتا ہے۔ انسانی نشوونما دورجنین (Embryo) سے لے کر زندگی کے آخری لمحے تک ہوتی رہتی ہے۔ بچے کی نشوونما ہر دور میں مختلف رفتار سے ہوتی ہے۔ عمر کے کسی دور میں جسمانی نشوونما اور دوسرے ادوار میں عضلاتی و معاشرتی نشوونما قدرے تیزی سے عمل پذیر ہوتی ہے۔ انسانی نشوونما ایک پیچیدہ عمل ہے۔ یہ پختگی اور بالیدگی کی جانب مسلسل جاری ہے۔ انسانی نشوونما پر ورثے اور ماحول کا خاطر خواہ اثر ہوتا ہے اگر مناسب خوراک و ماحول نہ ملے تو نشوونما متاثر ہوتی ہے۔ والدین کی محبت بھی معاشرتی نشوونما کے پھلنے پھولنے میں اہم کردار ادا کرتی ہے۔ ذیل میں وہ چیدہ چیدہ عوامل بیان کیے گئے ہیں جو انسانی نشوونما پر اثر انداز ہوتے ہیں۔

(i) انفرادی عوامل (ii) عضویاتی عوامل (iii) معاشرتی عوامل

(i) انفرادی عوامل (Individual Factors)

انفرادی عوامل کسی بھی فرد کی انفرادیت پر اثر انداز ہوتے ہیں۔ ہر شخص منفرد خصوصیات کا حامل ہوتا ہے۔ یہ خصوصیات اس کی ذہنی نشوونما اور ماحول کے زیر اثر پروان چڑھتی ہیں۔ انفرادی عوامل میں ذہانت، علم و قابلیت، اندازِ گفتگو، خصوصی لیاقت و اہلیت، جذبات کی تنظیم و ضبط، نظریات اور فطری رویے شامل ہیں۔

(ii) عضویاتی عوامل (Biological Factors)

والدین سے حاصل کردہ خصوصیات مثلاً جسمانی ساخت، تندرستی و توانائی، طبعی ساخت، شکل و صورت، دماغ، اعصاب کی مضبوطی اور غدود کی کارکردگی تمام عضویاتی عوامل میں شمار ہوتی ہیں۔ ان خصوصیات کی نشوونما اور مستقبل کے امکانات کافی حد تک ماحول کے زیر اثر بھی ہوتے ہیں۔ انسانی نشوونما ورثے اور ماحول کے باہمی تعامل کا نتیجہ ہوتی ہے۔ مثلاً ایک بچہ قابل اور ذہین ہے مگر اس بچے کی تعلیم و تربیت میں کمی کی وجہ سے اس کی ذہنی نشوونما سُست ہو جائے گی۔ اسی طرح سے خوراک کی کمی بھی جسمانی نشوونما کی رفتار یا طبعی ساخت میں تبدیلی کا باعث بنتی ہے۔

(ii) معاشرتی عوامل (Social Factors)

معاشرے کے خیالات، روایات اور احساسات ہر فرد کی نشوونما پر اثر انداز ہوتے ہیں۔ قدرتی ماحول کی آب و ہوا، معدنی و قدرتی وسائل کی سہولیات، زرخیز خطۂ زمین، معاشی وسائل کی بہتات اور رہن سہن میں آسانی یا دشواری وغیرہ۔ یہ تمام عوامل معاشرتی نشوونما کو متاثر کرتے ہیں اور شخصیت کو ایک خاص سانچے میں ڈھالنے میں معاون ثابت ہوتے ہیں۔

گھر، سکول، ہمسایے، استاد اور دیگر افراد کی شخصیات بھی بچے کی معاشرتی نشوونما پر واضح اثرات مرتب کرتی ہیں۔ معاشرے کے افراد سے میل جول اور معاشرتی روابط بچے کو اس کے مقاصد، نصب العین، تصورذات اور منفی و مثبت سوچ تعمیر کرنے میں اہم کردار ادا کرتے ہیں۔

5.2.4 انسانی نشوونما پر وراثت اور ماحول کا اثر
(Role of Genetics and Environment on Human Development)

انسانی نشوونما پر دو اہم عوامل اثر انداز ہوتے ہیں۔

1- وراثت 2- ماحول

1- وراثت (Genetics or Heredity)

وراثت سے مراد کسی فرد کی وہ خوبیاں اور خامیاں جو وہ اپنے والدین یا آباؤ اجداد سے پیدائشی طور پر حاصل کرتا ہے۔ چہرے کی بناوٹ، جلد کی رنگت، شکل و صورت، سر کی بناوٹ، ہڈیوں کی ساخت، قدوقامت، بالوں کا رنگ، آنکھوں کی رنگت وغیرہ۔

ذہنی قابلیتیں مثلاً ذہانت، ردعمل کی رفتار، حرکی مہارتیں، مزاج مثلاً غصہ یا جذباتیت یا پھر خاص رویے ورجحان مثلاً مصوری، تخلیقی خصوصیات وغیرہ وراثتی طور پر حاصل کردہ غدود کی سرگرمیوں اور کارکردگی کی بنا پر حاصل ہوتی ہیں۔ اکثر اوقات والدین اور بچوں میں حد درجہ مشابہت پائی جاتی ہے۔ لیکن بعض اوقات بچے والدین کی بجائے خاندان کے کسی اور فرد سے بھی مشابہ ہوتے ہیں۔

2- ماحول (Environment)

ماحول سے مراد وہ طبعی، جغرافیائی یا معاشرتی عوامل ہیں جو انسانی نشوونما میں معاون ہوتے ہیں یا پھر رکاوٹ کا باعث بنتے ہیں۔ طبعی وجغرافیائی ماحول سے مراد موسم، آب و ہوا، خطہ زمین، گھریلو فضائی، رہن سہن، آلودگی سے پاک فضا اور رہائشی سہولتیں وغیرہ ہیں۔ صاف ستھرا اور صحت بخش ماحول بچوں کو تندرست و توانا رکھ کر اُن کی شخصیت کو خاص انداز میں پروان چڑھاتا ہے جبکہ معاشرتی ماحول مثلاً خاندان، دوست احباب، درس گاہیں، ہم پیشہ افراد اور معاشرہ وغیرہ بھی نشوونما کے ذمہ دار ہوتے ہیں۔ ماحول شخصیت کی تشکیل اور معاشرے سے مطابقت اور ہم آہنگی پیدا کرنے کی صلاحیت بھی پیدا کرتا ہے اور انسانی نشوونما کے مندرجہ ذیل پہلوؤں پر اثر انداز ہوتا ہے۔

(i) جسمانی نشوونما (ii) عضلاتی نشوونما (iii) ذہنی نشوونما
(iv) معاشرتی نشوونما (v) جذباتی نشوونما

(i) جسمانی نشوونما: ماحول جسم کے بڑھنے، جسامت میں اضافے، جسمانی ڈھانچے، وزن اور قدوقامت کی تبدیلی میں اہم کردار ادا کرتا ہے۔ یہ تمام تبدیلیاں مرحلہ وار اور خاص ترتیب اور مناسبت سے ہوتی ہیں۔ جس میں ماحول سے حاصل کردہ خوراک، آب و ہوا، حفظان صحت کے اصول، رہائشی سہولیات وغیرہ جسمانی نشوونما میں معاون ہوتی ہیں۔

(ii) عضلاتی نشوونما: عضلاتی نشوونما سے مراد بچے کے عضلات کی اچھی یا بُری نشوونما سے ہے جس سے وہ کھیل کود، ورزش یا کسی بھی جسمانی کام کو اچھے یا بُرے طریقے سے کرنے کے قابل ہوتا ہے۔ عضلات کی صحیح نشوونما سے جسمانی اعضاء پر قابو پانے اور جسم کو متوازن حالت میں رکھنے کی اہلیت پیدا ہوتی ہے۔

(iii) ذہنی نشوونما: فرد اور ماحول کے باہمی تعامل سے ذہانت کی نشوونما ہوتی ہے۔ ایچ ایچ گاڈرڈ (H.H.Goddard) کے مطابق ذہانت زمانہ حال کے تجربات کو فوری مسائل کو حل کرنے اور مستقبل کے مسائل کو سمجھنے کا نام ہے۔

(iv) معاشرتی نشوونما: ایک فرد کا دوسروں کے ساتھ رابطے اور رہنے کا سلیقہ ہے۔ گھر کے ماحول کا فرق، نظم و نسق، والدین، ہم عصر دوست، استاد اور رشتہ داروں سے رابطہ معاشرتی نشوونما کو بہتر انداز میں پروان چڑھانے کے ذمہ دار ہوتے ہیں۔

(iv) جذباتی نشوونما: ماحول نہ صرف جذبات پر قابو پانے بلکہ جذبات کے اظہار کی بھی تربیت کرتا ہے۔ بچوں میں شعور و سمجھ بوجھ کی عادت بنانا تا کہ وہ مناسب فیصلے کرنے کے قابل ہوسکیں اور معاشرے میں پسندیدہ شخصیت بن سکیں۔

5.2.5 انسانی صحت و بہبود پر مناسب نشوونما کے اثرات
(Impact of Proper Development on Human Health and wellbeing)

بچوں کی مناسب نشوونما ان کی شخصیت کی فلاح و بہبود اور صحت کے لیے نہایت اہم ہے۔ معاشرے میں پسندیدہ افراد بننے اور ترقی حاصل کرنے کے لیے ضروری ہے کہ وہ معاشرتی توقعات کو پورا کریں۔ معاشرتی و سماجی سرگرمیوں میں بھرپور شرکت کریں تا کہ اپنی صلاحیتوں کو منوا سکیں۔

> **ماہرین کے مطابق**
>
> جس بچے کا بچپن خوشگوار گزرا ہو وہ بڑا ہو کر ایک کامیاب زندگی گزارتا ہے۔

ہیوگ ہرٹ (Havighurt) کے مطابق وہ کام جو عمر کے مختلف ادوار میں کیے جاتے ہیں۔ ان کی کامیابی یا ناکامی بچے کی شخصیت کی تعمیر میں بہت اہمیت رکھتی ہے۔ مندرجہ ذیل چند نکات کی مدد سے یہ اندازہ لگایا جاسکتا ہے کہ مناسب نشوونما کے کیا نتائج برآمد ہوتے ہیں۔

1- بچے عموماً صحت مند، پرجوش، خوش مزاج اور طاقتور ہوتے ہیں۔ غیر متوازن غذا، بیماری، ورزش کی کمی، تناؤ اور گھریلو بحران بچوں کی نشوونما اور صحت کو متاثر کرتے ہیں۔

2- بچے اپنی توانائی کا استعمال مثبت کاموں کے لیے کرتے ہیں۔ وہ مایوسی اور بیزاری کا اظہار نہیں کرتے، خود کو برا بھلا بھی نہیں کہتے بلکہ ان میں انفرادی اور اجتماعی ذمہ داریاں سنبھالنے کی اہلیت ہوتی ہے اور وہ معاشرے کے لیے مفید افراد ثابت ہوتے ہیں۔

3- جب بچوں کو محبت و شفقت ملتی ہے تو وہ دوسرے بچوں اور معاشرے کے دیگر افراد سے بھی بہتر سلوک کرتے ہیں۔

4- بچے بہت محنت اورلگن سے کام کرتے ہیں اور کام کی تکمیل میں بھی دلچسپی لیتے ہیں۔ ہر مشکل کام کو ایک چیلنج سمجھ کر اس کا مقابلہ کرتے ہیں۔

5- اپنی ناکامیوں کو بھی خوش دلی سے قبول کرتے ہیں۔آئندہ زندگی میں کارکردگی کو مزید بہتر بنانے کی کوشش کرتے ہیں اور ناکامی کی وجوہات سے بھی آگاہ ہوتے ہیں۔

5.2.6 نشو اور نمو میں فرق (Difference Between Growth and Development)

نشو (Development)	نمو (Growth)
1- یہ اہلیتی یا خواصی (Qualitative) اور ظاہری یا مقداری (Quantitative) تبدیلیاں ہیں جن سے جسمانی اعضاء میں مختلف امور کو منظّم اور مربوط کرنے کی صلاحیت پیدا ہوتی ہیں۔	جسمانی ساخت،عضلات،عصبی نظام، ہڈیوں اور بافتوں کی تبدیلیاں نمو کہلاتی ہیں۔
2- یہ خواصی یا اہلیتی تبدیلیاں ہیں جو عمل کے بغیر ظاہر یا محسوس نہیں کی جاسکتیں مثلاً مختلف اعضاء کے کام کرنے کی اہلیت اور جسمانی طاقت وغیرہ۔ 3- یہ نئے امور و ہنر سیکھنے کا عمل ہے۔	یہ ظاہری یا مقداری تبدیلیاں ہیں۔جن کو آنکھ سے دیکھا اور محسوس کیا جا سکتا ہے۔مثلاً قد وقامت، وزن اور جسامت میں تبدیلی وغیرہ۔ یہ سائز و جسامت میں اضافے کا عمل ہے۔
4- انسانی زندگی کے پیدائش سے لے کر تمام عمر کی جسمانی افعال کی کارکردگی، بچپن سے لے کر بڑھاپے تک کی جسمانی، فکری، اعصابی تبدیلیاں اور انحطاط کا عمل ہے۔ یہ تبدیلی موت تک جاری رہتی ہے۔	ان تبدیلیوں کی پیائش ممکن ہے۔مثلاً قد اور وزن کی انچ، فٹ اور کلوگرام وغیرہ میں پیائش،عمر کے ماہ وسال یا تعلیم کے سال وغیرہ۔ یہ عموماً بچے کی مثبت تبدیلیوں میں متعلق ہے جو تکمیل یا پختگی تک مشاہدے میں آتی ہیں۔
5- یہ دماغی صلاحیت، جسمانی قوت و توانائی، نظام انہضام، نظام دوران خون، ہاتھوں اور انگلیوں کی مہارت کی پوشیدہ اہلیتی خواص کی تبدیلیاں ہیں۔	یہ تبدیلیاں جسمانی ساخت، گوشت پوست، دانتوں وغیرہ نیز خون میں اضافے کی تبدیلیاں ہیں۔

5.3 انسانی نشو ونما کے اصول (PRINCIPLES OF GROWTH AND DEVELOPMENT)

انسانی نشو ونما ایک مسلسل عمل ہے۔ جو ایک خاص ترتیب اور طے شدہ اصولوں کے تحت انجام پاتا ہے۔ یہ اصول درج ذیل ہیں۔

(i) نشو ونما کی امتیازی خصوصیات ہوتی ہیں۔

(ii) نشو ونما ایک ترتیب وار سلسلہ ہے۔

(iii) نشو ونما کی رفتار مختلف ہوتی ہے۔

(iv) نشو ونما کا ہر دور حساس اور نازک ہوتا ہے۔

(i) نشوونما کی امتیازی خصوصیات ہوتی ہیں۔

جسم کے ہر عضو (Organ) اور حصے کی نشوونما کی اپنی اپنی رفتار ہوتی ہے۔ دوسرے لفظوں میں نشوونما سادہ سے پیچیدہ کی جانب بڑھتی ہے مثلاً جسمانی نشوونما میں بچہ اپنے بازو ہلاتا ہے اور بعد میں اپنے انگوٹھے اور شہادت کی انگلی سے اپنا کھلونا پکڑتا ہے۔ چھوٹے بچے پہلے چلنا سیکھتے ہیں اور پھر اچھلنا کودنا اور سیڑھیاں چڑھنا۔

(ii) نشوونما ایک ترتیب وار سلسلہ ہے۔

نشوونما ایک خاص ترتیب سے مرحلہ وار ہوتی ہے۔ پیاجے (Piaget) کے نظریے کے مطابق ''انسان ایک حالت میں نہیں رہتا وہ جنین (Embryo) سے لے کر مرنے تک تبدیل ہوتا رہتا ہے'' کوئی تبدیلی اچانک رونما نہیں ہوتی بلکہ یہ مسلسل عمل ہے جو پختگی کی جانب لے جاتا ہے۔ ان تبدیلیوں میں جسمانی قد و قامت، وزن، سوچ میں تبدیلی، جسمانی تناسب میں تبدیلی، پرانی وضع قطع میں تبدیلی، بچے کی خود مختاری اور معاشرتی رویے میں تبدیلی بھی شامل ہے۔

(iii) نشوونما کی رفتار مختلف ہوتی ہے۔

ہر بچے کی نشوونما کی رفتار اور روزمرہ کے افعال کی کارکردگی اور ان کی رفتار بھی جدا جدا ہوتی ہے۔ مثال کے طور پر چند بچوں کے قد و قامت جلد بڑھ جاتے ہیں جبکہ کہ چند بچے کچھ سالوں کے بعد ان کے برابر ہوتے ہیں۔ اس کا انحصار کئی عوامل پر ہوتا ہے۔ مثلاً وراثت، غذا، بیماری، ورزش کی کمی یا پھر عضویاتی یا جسمانی نقائص وغیرہ جن کی بنا پر کچھ بچوں کی نشوونما سُست ہوتی ہے۔ ہر فرد منفرد اور مختلف شخصی خصوصیات کا حامل ہوتا ہے۔ یہی اختلافات اُس کی انفرادیت کو اجاگر بھی کرتے ہیں۔

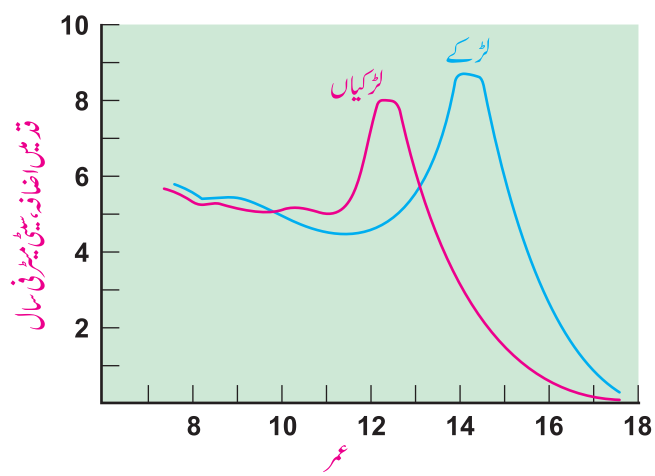

انفرادی اختلافات
جنس کے مطابق قد میں اضافہ

(iv) نشوونما کا ہر دور حساس اور نازک ہوتا ہے۔

سائنسی تحقیق کے مطابق زندگی کے کچھ ادوار زیادہ حساس اور نازک ہوتے ہیں۔فرائیڈ (Freud) نے ثابت کیا کہ بچپن میں ہی معلوم ہوجاتا ہے کہ بچہ بڑا ہوکر کیا بنے گا۔ایرکسن (Erikson) کے مطابق بچہ جو کچھ بھی سیکھتا ہے اس کا انحصار اس کی مختلف ضروریات مثلاً خوراک، توجہ اور محبت کی تکمیل کے طرزِ طریق پر ہوتا ہے۔ بچے کی شخصیت میں دو سے پانچ سال کی عمر کا دور بہت اہمیت رکھتا ہے۔ عام طور پر بچپن میں جو عادات و اطوار بچے میں پیدا ہوتے ہیں وہ بالغ ہونے کے بعد مزید مستحکم ہوجاتے ہیں۔ سنِ بلوغت کی نسبت ابتدائی دور کی نشوونما زیادہ حساس اور نازک ہوتی ہے۔

اہم نکات

-1 طبعی عمر میں اضافے کے ساتھ ساتھ کسی فرد کے قدوقامت، جسمانی ڈھانچے میں مرحلہ وار اور خاص تناسب سے جو تبدیلیاں رونما ہوتی ہیں انہیں انسانی نشوونما کہا جاتا ہے۔نشوونما دو الفاظ نشو اور نمو کا مجموعہ ہے جس کو کبھی جدا نہیں کیا جاسکتا۔

-2 نشو (Development) کی اصطلاح افعال کی تبدیلی سے متعلق ہوتی ہے۔ یہ انسانی جسم کی ایسی تبدیلیاں ہیں جن سے کام کرنے کی صلاحیت میں اضافہ ہوتا ہے۔ یہ تبدیلیاں ظاہری اور اہلیتی ہوتی ہیں۔

-3 نمو (Growth) کی اصطلاح روایتی طور پر جسمانی اور عضویاتی تبدیلیوں سے متعلق ہے جو عمر کے مختلف ادوار میں رونما ہوتی ہیں اور زندگی کے ابتدائی سالوں سے نو بلوغت کے دور تک ظہور پذیر ہوتی ہیں جن میں نئے خلیات کی تعمیر اور جسمانی افزائش شامل ہے اور ان کی پیمائش بھی ممکن ہے۔

-4 انسانی جسم میں وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ دو اقسام کی تبدیلیاں مثلاً ظاہری یا مقداری تبدیلیاں اور اہلیتی یا خواصی تبدیلیاں رونما ہوتی ہیں۔

-5 انسانی نشوونما ایک سائنسی علم ہے جو معیاری نشوونما کے مراحل، بچوں کے تعلیمی تقاضے، انفرادی اختلافات، بالغوں کی رہنمائی اور مستقبل میں روزگار کے انتخاب کے متعلق معلومات فراہم کرتا ہے۔

-6 انسانی نشوونما ایک مسلسل عمل ہے۔جس میں انسانی جسم کے اعضاء اپنی اپنی رفتار سے پختگی (Maturity) تک پہنچتے ہیں۔انسانی نشوونما کے دو اہم پہلو نشوونما کی سمت سر سے پاؤں کی جانب (Cephalocaudal) اور نشوونما کی سمت درمیان سے باہر کی جانب (Proximodistal) ہیں۔

-7 زندگی کے مختلف ادوار مثلاً شیرخوارگی، بچپن اور جوانی کے مخصوص تقاضے اور کام ہیں۔جن کی تکمیل ہر فرد کے لیے لازمی ہے انہیں ارتقائی اہلیت کہا جاتا ہے۔

-8 ہر جاندار کی نشوونما کا مخصوص انداز ہوتا ہے انسانی نشوونما دورِ جنین (Embryo) سے لے کر زندگی کے آخری لمحے تک ہوتی رہتی ہے اور اس پر انفرادی، عضویاتی اور معاشرتی عوامل اثر انداز ہوتے ہیں۔

-9 انفرادی عوامل کسی بھی فرد کی انفرادیت پر اثر انداز ہوتے ہیں، عضویاتی عوامل میں والدین سے حاصل کردہ خصوصیات مثلاً جسمانی ساخت، تندرستی و توانائی طبعی ساخت شکل و صورت، اعصاب کی مضبوطی وغیرہ شامل ہیں، معاشرتی عوامل معاشرے کے خیالات، روایات اور احساسات ہر فرد کی نشوونما پر اثر انداز ہوتے ہیں اور شخصیت کو ایک خاص سانچے میں ڈھالنے میں معاون ثابت ہوتے ہیں۔

-10 انسانی نشوونما پر دو اہم عوامل وراثت اور ماحول اثر انداز ہوتے ہیں۔

-11 وراثت سے مراد کسی فرد کی وہ خامیاں اور خوبیاں ہیں جو اُسے اپنے والدین یا آباؤ اجداد سے پیدائشی طور پر حاصل ہوتی ہیں مثلاً چہرے کی بناوٹ، جلد کی رنگت، قد و قامت اور آنکھوں کی رنگت وغیرہ۔

-12 ماحول سے مراد وہ طبعی، جغرافیائی یا معاشرتی عوامل ہیں جو انسانی نشوونما میں معاون ہوتے ہیں یا رکاوٹ کا باعث بنتے ہیں۔

-13 ماحول انسانی نشوونما کے جن پہلوؤں پر اثر انداز ہوتا ہے وہ جسمانی نشوونما، عضلاتی نشوونما، ذہنی نشوونما، معاشرتی نشوونما اور جذباتی نشوونما ہیں۔

-14 بچوں کی مناسب نشوونما ان کی شخصیت کی فلاح و بہبود کے لیے نہایت اہم ہے۔

-15 نشو اور نمو میں بنیادی فرق ظاہری اور پوشیدہ صلاحیتوں کی تبدیلیوں سے ہے۔

-16 انسانی نشوونما ایک مسلسل عمل ہے جو ایک خاص ترتیب اور طے شدہ اصول کے تحت انجام پاتا ہے۔

-17 نشوونما کی امتیازی خصوصیات ہوتی ہیں اور جسم کے ہر عضو (Organ) اور حصے کی نشوونما کی اپنی اپنی رفتار ہوتی ہے۔

-18 نشوونما ایک خاص ترتیب سے مرحلہ وار ہوتی ہے۔ کوئی تبدیلی اچانک رونما نہیں ہوتی بلکہ یہ ایک مسلسل عمل ہے جو پختگی کی جانب لے جاتا ہے۔ ان تبدیلیوں میں جسمانی قد و قامت، سوچ بچار میں تبدیلی، جسمانی تناسب میں تبدیلی، پرانی وضع قطع میں تبدیلی، بچے کی خود مختاری اور معاشرتی رویے میں تبدیلی شامل ہے۔

-19 ہر بچے کی نشوونما کی رفتار اور روزمرہ افعال کی کارکردگی اور ان کی رفتار جدا جدا ہوتی ہے۔

-20 نشوونما کا ہر دور حساس اور نازک ہوتا ہے۔ سن بلوغت کی نسبت ابتدائی دور کی نشوونما زیادہ حساس اور نازک ہوتی ہے۔

سوالات

-1 ذیل میں دیے گئے بیانات میں ہر بیان کے نیچے چار ممکنہ جوابات دیے گئے ہیں۔ درست جواب کے گرد دائرہ لگائیں۔

(i) انسانی زندگی میں جو حیاتیاتی، معاشرتی اور نفسیاتی تبدیلیاں ہوتی ہیں انہیں کیا کہا جاتا ہے؟

- نشو
- نمو
- نشوونما
- اہلیت

(ii) بچوں کی صلاحیتوں اور مخصوص تقاضوں کو سمجھنے میں کیا چیز مددگار ثابت ہوتی ہے؟

- تعلیم و تدریس
- وراثت
- ماحول
- نشوونما کا علم

(iii) پیدائش کے وقت نوزائیدہ کا سر جسم کے باقی حصوں کے مقابلے میں حجم میں کیسا ہوتا ہے؟

- بڑا
- چھوٹا
- برابر
- وزنی

(iv) بچے کی نشوونما کی رفتار وراثت، ماحول اور کس کے زیر اثر ہوتی ہے؟

ضروریات تجربات تقاضوں خاندان

(v) شیر خوارگی کے دور کی کیا عمر ہے؟

- پیدائش سے ایک سال
- پیدائش سے ڈیڑھ سال
- پیدائش سے اڑھائی سال
- دو سے پانچ سال

(vi) انسانی نشوونما کے کتنے اصول ہیں؟

- دو
- چار
- چھ
- سات

-2 مختصر جوابات تحریر کریں۔

(i) نشوونما کی تعریف کریں۔

(ii) نشوونما پر اثر انداز ہونے والے عوامل کی شناخت کریں۔

(iii) انسانی نشوونما پر وراثت کے اثرات بیان کریں۔

(iv) نشوونما پر ماحول کے اثرات کا جائزہ لیں۔

(v) انسانی صحت پر مناسب نشوونما کے اثرات لکھیں۔

(vi) نشو اور نمو میں فرق بتائیں۔

3- تفصیلی جوابات تحریر کریں۔

(i) انسانی نشوونما کے مطالعہ کی اہمیت بیان کریں۔

(ii) انسانی نشوونما کے مختلف پہلوؤں پر روشنی ڈالیں۔

(iii) انسانی نشوونما کے اصول بیان کریں۔

(iv) نشوونما کے مختلف ادوار کی اہلیت بیان کریں۔

عملی کام

بچوں کی نشوونما کے مختلف ادوار کا چارٹ بنائیں۔